اسلامی نظریاتی کونسل کی مزید سفارشات اور نفاذِ شریعت

گزشتہ دنوں اسلامی نظریاتی کے کونسل کے ۱۴۴ ویں اجلاس سے صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ نے افتتاحی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"میری دلی خواہش ہے کہ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ ہو" اس سلسلہ میں کونسل کی تجاویز خصوصی توجہ کی مستحق ہیں۔"

صدر مملکت نے یہ بھی فرمایا کہ "اسلامی نظریاتی کونسل جیسا کوئی ادارہ مفکرین، علماء، ماہرین معاشیات اور نمائندگان تجارت پر مشتمل فورم بنائے جو قابل عمل تجاویز دے"

صدر مملکت کے خطاب کے بعد کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر شیر محمد زمان نے نفاذ شریعت کے لئے کونسل کی طرف سے درج ذیل مزید سفارشات پیش کیں اور حکومت سے چند فوری اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔

۱۔ سود کی لعنت کو ختم کیا جائے۔ ۲۔ اذان کے وقت کاروبار بند کرایا جائے۔ ۳۔ زکوٰۃ اور بیت المال کے نظام کو بہتر کیا جائے۔ ۴۔ جمعہ کی چھٹی بحالی کی جائے ۵۔ عام آدمی سے اسلحہ واپس لیکر تحفظ دیا جائے۔ ۶۔ بینکوں کی کروڑ پتی سکیمیں، لاٹریاں اور پرائز بانڈز کا اجراء بند کیا جائے۔

اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی ادارہ ہے جو آئین کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کے لئے ۱۹۷۳ء سے سرگرم عمل ہے۔ کونسل ایسی بہت سی سفارشات اور رپورٹس حکومت کو متعدد مرتبہ پیش کر چکی ہے۔ جن پر آج تک عمل نہیں ہوا۔ آپ اسی سے اندازہ کرلیں کہ یہ کونسل کا ۱۴۴ واں اجلاس تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے حکومت نے طے کر رکھا ہے کہ، کونسل سفارشات مرتب کرتی رہے اور حکومت ان پر عمل نہ کرنے کے فیصلہ پر قائم رہے۔

صدر مملکت کا یہ کہنا کہ "بہت سی مشکلات ہیں" اس کا حل بھی کونسل نے پیش کیا ہے اور مرحلہ وار پورے سسٹم کی تبدیلی کا شیڈول دیا ہے۔ آخر رکاوٹ کیا ہے؟ اگر نفاذ شریعت کے لئے کوئی "مشترکہ فورم" بن بھی جائے تو ہمیں یقین ہے کہ اس کی تجاویز کا بھی "کونسل" کی سفارشات جیسا حشر ہوگا۔ "کونسل کی تجاویز توجہ کی مستحق ہیں" تو کون ان پر توجہ کرے گا؟ عوام ......؟ موجودہ نظام میں تو وزیراعظم اور دونوں ایوان، کونسل کی تجاویز کو حتمی شکل دیکر آئینی بنانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ مگر کونسل کی ساتھ تمام سفارشات سینیٹ تک لے جا کر بھی سرد خانے میں سجا دی گئی ہیں۔ ہم صدر مملکت ہی کی وساطت سے جناب وزیراعظم سے گزارش کریں گے کہ یہ ان کے لئے اور ملک کے لئے آخری موقع ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات منظور کر کے انہیں آئینی شکل دی جائے تا کہ پاکستان میں نفاذ شریعت کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو۔ صدر مملکت وزیراعظم کو اس کار خیر کے لئے آمادہ کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

جناب صدر، اور جناب وزیراعظم! آپ کو بیگم زرداری نے "مولوی" تو قرار دے ہی دیا ہے اب قوم منتظر ہے کہ آپ اسے "گالی" سمجھ کر نفاذِ اسلام کے فریضہ سے انحراف کرتے ہیں یا فخر سمجھ کر عملی اقدامات کرتے ہیں۔

فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

بقیہ صفحہ ۵ پر